احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

جمعہ 11- مئی 2001ء 16 صفر 1422 ہجری - 11 ہجرت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 103

عمدہ نمونہ

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں 13 ھ میں جنگ قادسیہ میں ایک ایرانی گرفتار ہو کر مسلمانوں کی قید میں آیا- اس نے مسلمانوں کی وفاداری' راستبازی اور ہمدردی کا منظر دیکھا تو بے ساختہ کہنے لگا کہ جب تک تم میں یہ اوصاف موجود ہیں تم شکست نہیں کھاسکتے- اب میرا ایرانیوں سے کوئی تعلق نہیں- یہ کہہ کر وہ مسلمان ہوگیا-

(تاریخ طبری جلد3 حالات قادسیہ 13ھ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بناؤ

ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے- برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے- بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں- وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے-(-) خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے- پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی کیا میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے- انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں- جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے- انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں-

ایک شخص جو اولیاء اللہ میں سے تھے ان کا ذکر ہے کہ وہ جہاز میں سوار تھے- سمندر میں طوفان آ گیا- قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا- اس کی دعا سے بچا لیا گیا اور دعا کے وقت اس کو الہام ہوا کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا- مگر یہ باتیں نرا زبانی جمع خرچ کرنے سے حاصل نہیں ہوتیں- دیکھو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ دیا ہے- مگر دیکھو ان میں غافل عورتیں بھی ہیں- مختلف طبائع اور حالات کے انسان ہیں خدانخواستہ اگر ان میں سے کوئی طاعون سے مر جاوے یا جیسا کہ بعض آدمی ہماری جماعت میں طاعون سے فوت ہو گئے ہیں تو ان دشمنوں کو ایک اعتراض کا موقعہ ہاتھ آ گیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے (-) بہرحال جماعت کے افراد کی کمزوری یا برے نمونہ کا اثر ہم پر پڑتا ہے اور لوگوں کو خواہ مخواہ اعتراض کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے- پس اس واسطے ہماری طرف سے تو یہی نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو- جب تک فرشتوں کی سی زندگی نہ بن جاوے تب تک کیسے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی پاک ہو گیا-

(ملفوظات جلد پنجم ص 355)

☆☆☆☆☆

محترم شیخ مبارک احمد صاحب کی نماز جنازہ

✿ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی نماز جنازہ 14 مئی کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں ادا کی جائے گی- احباب کثرت سے اپنے اس مرحوم بھائی اور خادم سلسلہ کے جنازہ اور تدفین میں شامل ہوں-

شکریہ احباب اور درخواست دعا

✿ محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب 108 سی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر فرماتے ہیں- احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ کے خطبہ کے ذریعے سے اور الفضل میں اعلانات کے ذریعہ سے علم ہوگا کہ میں تقریباً چار پانچ ماہ سے سٹروک کی وجہ سے بستر پر ہوں حضرت صاحب کی دعاؤں اور توجہ نیز احباب جماعت کی دعاؤں سے بڑا سہارا ہے- خدا تعالیٰ کے فضل سے اب بہت بہتر ہوں اور چھڑی کے سہارے چل لیتا ہوں- میرے بیٹے مرزا محمود احمد کے لئے بھی دعا کے اعلان ہوتے رہے ہیں علاج ختم ہونے پر اس کے ٹیسٹ بھی کلیئر آئے ہیں الحمدللہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل اور عاجزانہ دعاؤں کے طفیل ہے- میرے بیٹے مرزا غلام قادر کی راہ مولا میں قربانی کے وقت بھی تمام احباب جماعت نے ازحد ہمدردی کا ثبوت دیا تھا- یہ سب حضرت مسیح موعود کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت میں بہن بھائیوں سے بڑھ کر جذبہ ہمدردی اور محبت پیدا کی ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ محمود احمد کو ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھے- اور مجھے بھی کامل شفا دے-

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

مجھے اپنے بڑے بھائی مرزا مظفر احمد صاحب کی بھی بہت فکر رہتی ہے ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے- خدا تعالیٰ صحت والی- خدمت دین والی لمبی عمر عطا فرمائے- آمین

عرفانِ حدیث

نمبر 75

مرتبہ: عبدالسمیع خان

جماعت کے ساتھ رہو

حضرت حرث اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یحیٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا اور میں بھی تم کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔ جماعت کے ساتھ رہو' سنو اور اطاعت کرو۔ اور خدا کی راہ میں ہجرت اور جہاد کرو کیونکہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا اس نے اسلام کا جُوا گردن سے اتار دیا سوائے اس کے کہ وہ لوٹ آئے۔ اور جو شخص جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ خواہ ایسا شخص نماز بھی پڑھتا ہو اور روزہ بھی رکھتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا ہاں خواہ وہ نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان بھی سمجھے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد5 صفحہ130)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

فرمایا یحیٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا اور میں بھی تم کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ جو پانچ باتیں ان کو اللہ تعالیٰ نے اذن کے طور پر بتائیں دراصل وہی پانچ باتیں ہیں جو تمام انبیاء کو بتائی جاتی ہیں مگر خصوصیت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کسی حکمت کے پیش نظر ان دونوں کا ذکر فرمایا ہے اور اسی تعلق میں اس آیت وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہ کی تشریح فرمائی ہے۔ میں بھی تم کو ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ مطلب ہے وہی پانچ باتیں جو ان کو کہی گئی تھیں یا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ میں بھی تمہیں ان کی طرح پانچ ہی باتوں کا حکم دیتا ہوں اور ضروری نہیں کہ وہی پانچ باتیں ہوں یہ بات ترجمے میں دونوں طرح بیان کی جا سکتی ہے اس لئے دونوں امکانات کھلے رہنے چاہئیں۔

اول جماعت کے ساتھ رہو۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا جماعت کے ساتھ رہو۔ امام وقت کی باتیں سنو۔ اب یہ امام وقت کی باتیں سنو ہمارے احمدی مترجمین نے اپنی طرف سے داخل کر لی ہے حالانکہ میں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ احادیث کے ترجمے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس سے استنباط کرنے کا ہر ایک کو حق ہے کہ امام وقت کا استنباط ہو سکتا ہے لیکن جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نہیں فرمائی وہ تشریح کے طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا، جو الفاظ ہیں وہ یہ ہیں، اب میں اصل الفاظ کی طرف واپس جاتا ہوں۔ وَاَنَا اٰمُرُکُمْ بِخَمْسٍ اَللّٰہُ اَمَرَنِیْ بِھِنَّ اور میں بھی تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

بِالْجَمَاعَةِ، صرف یہ لفظ ہیں کہ جماعت کے ساتھ چمٹے رہو (-) اور سنو اور اطاعت کرو۔ یہ دین ہناؤ اپنا کہ جماعت کے ساتھ چمٹے رہو اور سنو اور اطاعت کرو (-) اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو (-) پس وہ شخص جو جماعت سے نکل گیا (-) ایک بالشت بھر بھی (-) اس نے اسلام کا کالر جو گلے پہ باندھا ہوا تھا جس کے ذریعے وہ اسلام سے بندھا ہوا تھا، یہاں اعتصام کا لفظ ذہن میں رکھیں تو پھر یہ ترجمہ واضح ہو جاتا ہے، اسلام تو اس کے گلے پر اس طرح ہے جیسے کسی کو جکڑا گیا ہو اس میں، وہ اس سے ہٹ کے باہر نہ جا سکتا ہو یہ اعتصام ہے۔ پس فرمایا کہ اس چکر کو جو گلے میں ہے اس کو ملحوظ رکھے (-) یعنی جو لفظ تھا اس کا ترجمہ ہے کڑا۔ گویا اسلام کا کڑا اس نے اپنی گردن سے اتار دیا۔ اگر وہ ان باتوں پر عمل نہیں کرے گا تو اس نے اس کڑے کو اتار پھینکا سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ نظام جماعت میں شامل ہو۔ یہاں 'نظام جماعت' کا لفظ نہیں ہے۔ جماعت میں شامل ہو۔ سوائے اس کے کہ دوبارہ جماعت میں شامل ہو اور جو شخص جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے۔

صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول خواہ ایسا شخص نماز بھی پڑھتا ہو اور روزے بھی رکھتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا ہاں خواہ وہ نماز بھی پڑھے اور روزے بھی رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان بھی سمجھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ **ایک پہلو سے نمازوں اور روزوں کی ادائیگی اور ظاہری طور پر اپنے آپ کو مسلمان سمجھنا خدا تعالیٰ کے نزدیک کافی نہیں ہے۔ جب بھی وہ شخص جماعت سے الگ ہوا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قائم کردہ نظام سے الگ ہوا تو اس کی نیکیوں کی کوئی بھی حیثیت خدا کے نزدیک نہیں رہے گی، کوئی بھی قدر نہیں رہے گی۔** ایک اور حدیث میں اس مضمون کو یوں ظاہر کیا گیا ہے کہ ایسے شخص کی نیکیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ یہ تمہاری نیکیاں بھی اور تم بھی جہنم کا ایندھن ہو۔

تو وہ نیکی جو محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات سے چمٹے رہنے میں ہے وہ آج بھی ممکن ہے اگر آپ کے قائم کردہ نظام جماعت سے چمٹ جاؤ۔ اب یہاں لفظِ نظام تو میرا ہے مگر حدیث سے بالکل واضح ہے کہ جماعت سے چمٹنے کا مطلب نظامِ جماعت سے چمٹنا ہے۔ اگر اس کو مضبوطی سے پکڑ لو تو پھر تمہارا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا اس صورت میں یہ مراد نہیں ہے کہ پھر نمازوں کی ضرورت نہیں، روزوں کی ضرورت نہیں، نیکیوں کی ضرورت نہیں۔ مراد ہے یہ چیزیں تب کام آئیں گی۔ اگر جماعت کو چھوڑ دیا تو یہ چیزیں جہنم کا ایندھن کہلائیں گی۔ اگر جماعت کو پکڑے رکھو گے تو پھر تمہاری نمازوں میں جان آئے گی، تمہاری زکوٰۃ میں جان آئے گی، تمہاری دوسری نیکیوں میں بھی جان پڑ جائے گی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 20 اپریل 99ء)

رضائے الٰہی

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو
مٹ جاؤں میں تو اس کی پروا نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو
سینہ میں جوشِ غیرت اور آنکھ میں حیا ہو
لب پر ہو ذکر تیرا دل میں تری وفا ہو
شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفےٰؐ ہو
محمود عمر میری کٹ جائے کاش یونہی
ہو روح میری سجدہ میں سامنے خدا ہو

(کلام محمود)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب

قسط دوم آخر

استنبول میں صحابہ رسولؐ کے مزارات

.....ایون سرائے .توقلی ددے کے قبرستان میں ایک اورذات کی قبر ہے جس کا نام "حمید اللہ الانصاریؓ" بیان کیا گیا ہے۔ اس قبرستان میں تین اصحاب کے مزار موجود ہیں جن میں ایک حمید اللہ الانصاریؓ ہیں۔ ہر چند کہ کسی کتاب میں اس نام کے کسی بھی صحابی کا ذکر موجود نہیں تاہم معلوم ہوتا ہے کہ آپؓ صغار صحابہ میں سے ہیں۔ حجتہ الوداع کے موقعہ پر ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ کے آنحضور ﷺ کا خطبہ سننے کا ذکر ہے۔ ظاہر ہے کہ اتنے کثیر صحابہ کے حالات زندگی کا ملنا بظاہر محال ہے۔

حمید اللہ الانصاری کا مزار' ابو شبیہ الانصاریؓ کے مزار کے باہر' باب انصاری کے اندر اور فصیل کے ساتھ متصل ہے۔ ترک معمار اسمٰعیل افندی نے آپؓ کی لوح مزار کو لکھا تھا۔ سلطان محمد دوئم نے 1835ء میں آپؓ کے مزار کی اصل کے مطابق از سرنو تعمیر کرائی۔ وقائع نویس اسعد افندی نے تعمیر نو کے موقع پر ایک نظم بھی لکھی تھی۔

....اسی قبرستان میں "احمد الانصاری" نام کے ایک بزرگ کی قبر بھی موجود ہے۔ قبر پر یہ کتبہ لگا ہوا ہے "ھذا قبر احمد الانصاری" یعنی یہ قبر احمد الانصاری کی قبر ہے۔ یہ لوح مزار .فاتح سلطان محمد کے زمانے کا ہے۔ غالب گمان یہی ہے کہ یہ مزار بھی کسی ایسے صحابی کا ہے جو صغار صحابہ کرامؓ میں سے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

...ابن حجر عسقلانیؒ "الاصابہ فی تمییز الصحابہ" نامی کتاب میں ایک صحابی کا ذکر کرتے ہیں جن کا نام عبد اللہ ابن حشامؓ تھا۔ آپؓ کی والدہ آپؓ کو آنحضور ﷺ کی خدمت میں لے کر گئیں۔ آنحضور ﷺ نے بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ بچہ حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں زندہ تھا۔ لیکن اس کی وفات کا علم نہیں ہوسکا۔

"حسرجی زادہ" اپنی کتاب "استنبول میں صحابہ اور اولیاء اللہ کے مزار" میں "حسام ابن عبد اللہ" نامی ایک ذات کا ذکر کرتے ہیں۔ خیال یہی ہے کہ "حسرجی زادہ" کو غلطی لگی ہے اور اصل میں آپ نے جس ذات کا ذکر کیا ہے ان کا اصلی نام "عبد اللہ ابن حشامؓ" تھا۔ آپؓ کی قبر ایوان سرائے . سلطان حمامی میں ہے۔ قبر خستہ حالت میں ہے اور دور دراز جگہ پر مکانات کے پیچھے ہے۔

......اغری قاپی کے بالکل قریب .فصیل سے متصل "حفیرؓ" کی قبر ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ آپؓ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے قریبی عزیز (غالباً بھانجے) تھے۔ سلطان محمود دوئم نے آپؓ کے مزار کی تعمیر نو کرائی۔ مزار کے پتھر پر جو تحریر ہے وہ مشہور خطاط یساری زادہ مصطفیٰ عزت افندی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ وقائع نویس اسعد افندی نے اس بارہ میں ایک نظم بھی تحریر کی تھی۔

....ایوب سلطان محلہ کے "جزری قاسم پاشا" محلہ میں "باباحیدر" نامی جگہ سے "اوطاقچی لیر" کی طرف جانے والے را۔تہ "حضرت ادھمؓ" نامی صحابی ن قبر ہے۔ قبر کے سامنے ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ قبر پر جو لوح مزار ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپؓ کی وفات 46 ہجری میں ہوئی۔ غالب گمان ہے کہ آپؓ صحابہ کرامؓ میں سے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

....اغری قاپی . آوجی محمد بک محلہ میں شیش خانہ سڑک پر واقع مسجد کے سامنے .مکتب کے صحن میں "حضرت شعبہ" کی قبر ہے۔ "شعبہ" نام کے دو بزرگ مشہور ہیں۔ "شعبہ ابن توام" تابعین میں سے ہیں لیکن "حضرت شعبہ ابن طحیم" صحابہ کرامؓ میں سے ہیں۔ آپؓ "عمیر الطحویؓ" کے پوتے تھے۔

یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ جو بزرگ استنبول میں مدفون ہیں وہ کونسے ہیں۔ گمان کیا جاتا ہے کہ آپ صحابہ کرامؓ میں سے ہیں اور قسطنطنیہ کے محاصرہ میں شریک ہوئے۔ اور یہیں پر وفات پائی۔ لوح مزار پر ایک رباعی درج ہے۔

ایوان سرائے والے گیٹ سے "دفتردار" والے علاقہ کی طرف جائیں تو راستہ میں فصیل کے برج سے متصل ایک قبر ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ قبر "محمد الانصاریؓ" نامی بزرگ کی ہے۔ حافظ حسین افندی کے بیان کے مطابق یہ .قبر خدیجہ سلطان مدرسہ کے اندر ہے۔ کسی زمانہ میں یہاں پانی کی سبیل تھی جہاں سے لوگ پانی پیتے تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ آپؓ بھی حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے ساتھ قسطنطنیہ کے محاصرہ میں شریک ہوئے اور محاصرہ کے وقت شہید ہوئے۔ آپؓ کی قبر سلطان محمود دوئم نے از سرنو تعمیر کروائی تھی۔

مشہور ترک محرر شمس الدین سامی نے "الاستیعاب" نامی کتاب میں "محمد" نام کے گیارہ صحابہ کا ذکر کیا جو کہ انصار میں سے تھے۔ استنبول میں مدفون "محمد الانصاریؓ" ان میں سے کون سے ہیں ؟اس سوال کا واضح جواب دینا ممکن نہیں۔

.....اغری قاپی میں فصیل کے اندر اور "عوض افندی جامع مسجد" کے قریب "حضرت عبد اللہ الخذریؓ" کی قبر ہے۔ قبر پر جو کتبہ لگا ہوا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔ اور 46ھ میں آپؓ کی وفات ہوئی۔ لوح مزار پر ایک قطعہ بھی درج ہے۔

...."بالاط" (Balat) محلہ میں "خواجہ قاسم کی جامع مسجد" کے سامنے "حضرت جعفر بن عبد اللہ کا مزار ہے۔ شمس الدین سامی نے الاستیعاب نامی کتاب میں یہ ذکر کیا ہے کہ آپؓ کا نام "جعفر بن ابی الحکم" بھی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ آپؓ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی خدمت پر مامور تھے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ صغار صحابہ میں سے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سلطان محمود دوئم نے تمام صحابہ کرامؓ کی قبروں کو از سرنو تعمیر کروایا۔ اور وقائع نویس اسعد افندی نے نظمیں لکھ کر بادشاہ کے کارناموں کی تعریف کی۔ "وقائع نویس" عثمانی بادشاہوں کی خدمات جلیلہ اور کارہائے نمایاں کو شعروں میں بیان کرنے والے شاعروں کو کہا جاتا تھا۔

.....ایک اور صحابی کی قبر اغری قاپی میں "حضرت حفیر" کی قبر کے بالکل سامنے ہے۔ قبر پر کتبہ لگا ہوا ہے "ھذا المرقد الشریف (لاحد) من الاصحاب الکرام عبد الصادق ابن عامر ابن عبادۃ ابن صامت رضی اللہ تعالی عنہ نفعنا اللہ بشفاعتہ"۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپؓ صحابی تھے اور آپؓ کا نام عبد الصادق بن عامر تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی صغار صحابہ میں سے تھے اور قسطنطنیہ کے محاصرہ میں فوت ہوئے آپؓ کی قبر خستہ حالت میں ہے۔

.....آنحضورؐ کے کبار صحابہ کرامؓ میں سے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے 32ھ میں شام میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے لیکن استنبول میں بھی دو مقامات پر آپؓ کے نام کا کتبہ لگا ہوا ہے۔ پہلا کتبہ تو ایوب سلطان محلہ میں باب حیدر کے مقام پر جزری قاسم پاشا کے علاقہ میں محمود پاشا مسجد کے قریب ہے اس جگہ کو "چوملقچی" بھی کہا جاتا ہے۔ آپؓ کے نام کا دوسرا کتبہ "قاراجہ احمد قبرستان" میں ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپؓ بھی قسطنطنیہ کے محاصرہ میں شامل ہوئے جس کی یاد میں یہ کتبے دعا کی غرض سے لگائے گئے ہیں۔ سلطان محمود دوئم نے ایوب سلطان محلے والے کتبے (اور قبر) کی از سرنو تعمیر کروائی۔ اور وقائع نویس اسعد افندی نے اس پر ایک نظم لکھی۔

.....ایوان سرائے اغری قاپی میں فصیل کے اندر کی طرف "چنارلی چشمہ" کے قریب ایک مسجد ہے جو "نقش دل والدہ سلطان" نامی ملکہ نے تعمیر کروائی تھی۔ وہاں پر حضرت ابو ذر غفاری کے نام کا کتبہ لگا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دعا کی غرض سے علامتی قبر بن کر کتبہ لگا دیا گیا۔ (آپؓ کی وفات حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں مدینہ کے قریب ایک گاؤں میں ہوئی اور وہیں دفن کئے گئے)۔ سلطان محمود دوئم کی والدہ نقش دل سلطان نے اس مسجد کو از سرنو تعمیر کروایا جو شہید علی پاشا نے تعمیر کروائی تھی۔ نیز اس ملکہ نے حضرت ابو ذر غفاریؓ کے کتبہ اور علامتی قبر کو بھی از سرنو تعمیر کرایا۔

.....اصحاب کرامؓ میں سے حضرت ابو سعید خدریؓ کی قبر بھی ادرنہ قاپی میں "قریہ جامع مسجد" سے متصل مدرسہ کے صحن میں موجود ہے۔ (یاد رہے کہ قریہ نامی مسجد دراصل ایک گرجا تھا۔ قسطنطنیہ کی فتح کے بعد اس کو مسجد میں تبدیل کر دیا گیا)۔ قبر پر عربی زبان میں ایک کتبہ لگا ہوا ہے۔ یہ واقعی حضرت ابو سعید خدریؓ کی قبر ہے یا صرف علامتی قبر اور کتبہ ہے جو دعا کی غرض سے تعمیر کیا گیا۔ اس سوال کا جواب دینا مشکل ہے۔ واللہ علم۔

.....قاراقوئی میں نجاتی بک سڑک کی طرف جانے والے راستہ پر ذرا آگے "بحیرہ اسود" (Black Sea) کی طرف دو قبریں ہیں جن کے بارہ میں یہ خیال ہے کہ یہ حضرت عمرو ابن العاص اور حضرت وھب بن خشیرہؓ کی قبریں ہیں۔ اس سے ذرا آگے ایک اور قبر ہے جس کے بارہ میں یہ خیال ہے کہ یہ حضرت سفیان بن عیینہ کی قبر ہے۔ وہاں پر جو مسجد ہے اس کا نام "یر آلتی جامع" ہے۔ یہ جامع مسجد بازنطینیوں کے زمانہ میں مخزن (سٹور) کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ اموی جرنیل مسلمہ نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا تو مسلمانوں نے اس مخزن (سٹور) کو مسجد میں بدل دیا۔ سلطان محمود اول کے زمانہ میں 1752ء میں اس مسجد کو

باقاعدہ تعمیر کیا گیا اور مینارے بھی تعمیر کئے گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ سلطان محمود اول کے زمانہ میں شیخ مراد افندی نے خواب میں دیکھا کہ بہت سے اولیاء اللہ "اوسکودار" (Uskudar) کی طرف سے "غالاطہ" (Galata) کی طرف جا رہے ہیں۔ پوچھنے پر ان اولیاء اللہ نے بتایا کہ "قور شنلی مخزن" نامی جگہ پر بہت سے بزرگ مدفون ہیں اور اولیاء اللہ ان کی زیارت کی خاطر جا رہے ہیں۔ سلطان محمود اول کے صدر اعظم (وزیر اعظم) کی ہدایت پر اس جگہ کی صفائی کی گئی تو وہاں بہت سی قبریں دریافت ہوئیں۔ لیکن یہ قبریں آیا واقعی ان اصحاب کی ہیں یا نہیں اس بارہ میں یقین سے کچھ کہنا محال ہے۔ حضرت عمرو ابن العاصؓ تو یقینی طور پر مصر میں مدفون ہیں۔ ظاہر ہے کہ استنبول میں آپؓ کے نام کا کتبہ بھی دعا کی غرض سے لگایا گیا ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ سفیان بن عیینہ کے بارہ میں انسائکلوپیڈیا آف اسلام (ترکی) میں نیز شمس الدین سامی کی قاموس الاعلام میں یہ بتایا گیا ہے کہ "سفیان بن عیینہ" تابعین میں سے تھے۔ آپ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے. حدیث کے امام تھے۔ مکہ میں وفات پائی۔ غالب گمان یہی ہے کہ استنبول کی قبریں صرف علامتی ہیں اور دعا کی غرض سے تیار کی گئی ہیں۔

....سلطان احمد کے علاقہ میں توپ قاپی کی طرف سے جانے والی سڑک نیز سابق سلطان احمد جیل کی طرف جانے والی سڑک کے چوراہے پر "عبدالرحمٰن شامی" نام کے ایک بزرگ کی قبر ہے۔ ان کے مزار پر جو کتبہ ہے اس میں مذکور ہے کہ آپؓ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے علم بردار تھے اور اصحاب میں سے تھے۔ "عبدالرحمٰن ابن قورت" نامی ایک صحابی کا ذکر "تہذیب" نامی کتاب میں نیز "تجرید صریح" میں یہ مذکور ہے کہ آپؓ اصحاب صفہ میں سے تھے اور آنحضورؐ کے وفات کے بعد شام میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ حضرت عمرؓ کے زمان میں "حمص" میں "والی" یعنی گورنر تھے۔

حرف آخر

عاجز نے یہ مضمون "محمد خواجہ اوغلو" کی کتاب "استنبول میں اصحاب کی قبریں. محاصرے نیز قابل زیارت مقامات" کی مدد سے تحریر کیا ہے۔ ان قبروں میں سے بہت سی ایسی ہیں جن کو دیکھنے کا خاکسار کو اتفاق ہوا اور دعا کرنے کا موقع ملا۔

اگر غور کیا جائے تو جو بات یقینی نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے (عربوں نے بھی اور ترکوں نے بھی) آنحضرتؐ کی پیشگوئی سے متاثر ہو کر قسطنطنیہ (موجودہ استنبول پر متعدد حملے کئے۔ پہلا محاصرہ 32ھ میں کیا گیا۔ مسلمان فوج. حضرت ابو ایوب انصاریؓ کو باوجود ان کی پیرانہ سالی کے متبرک وجود کے طور پر اپنے ساتھ لے آئے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض دیگر صحابہ رسول بالخصوص صغار صحابہ بھی اس محاصرہ میں یا بعد کے محاصروں میں شامل ہوئے ہوں۔ اور ان میں سے بعض کی وفات بھی وہیں محاصرہ کے دنوں میں ہو گئی ہو۔

لیکن چونکہ یہ سارا علاقہ رومیوں یا بازنطینی عیسائیوں کے قبضہ میں تھا لہذا ظاہر ہے کہ مسلمان. اپنے بزرگوں یا شہداء کی قبروں کی حفاظت نہیں کر سکتے تھے۔ پہلا محاصرہ 32ھ یا 652ء میں ہوا۔ اور استنبول کی فتح 1453ء میں ہوئی۔ گویا آٹھ سو سال تک یہ علاقہ عیسائیوں کے قبضہ میں رہا۔ اتنے لمبے عرصہ تک شہداء یا دیگر بزرگوں کی قبروں کا قائم رہنا بظاہر ممکن نظر نہیں آتا۔ یہ تو ترک سلاطین کی محبت رسول ہے۔ جس کی بناء پر انہوں نے کوشش کی کہ قدیم قبروں کا علم ہو جائے۔ اگر اس میں ان کو غلطی بھی لگ گئی ہو تو بھی ان کا جذبہ قابل قدر ہے۔

بعض تروں کا خیال ہے کہ ترکی کی فتح کی جو پیشگوئی ں گئی تھی وہ معنوی طور پر ابھی ہونے والی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ عظیم روحانی فتح انشاء اللہ العزیز حضرت مسیح موعود کے غلاموں کے ہاتھوں. امام وقت کی سرکردگی میں ہوگی۔ خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 5/ جون 1998ء)

تبرکات

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

ہر احمدی کا موٹو کیا ہے؟

"الفضل" مورخہ 16۔ اگست 36ء میں ایک نہایت لطیف نوٹ دیا گیا ہے۔ کہ ایک احمدی کا کیا موٹو ہونا چاہئے؟ اس نوٹ میں یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ایک احمدی کا موٹو قرآن مجید کے یہ الفاظ ہیں۔

"فاستبقوا الخیرات"

یعنی ہر نیک کام میں دوسروں سے سبقت لے جاؤ۔ واقعی یہ ایک ایسا موٹو ہے۔ جو ہر احمدی کو مدنظر ہونا چاہئے۔ اور ہمارے نوجوانوں کو اسے خوش خط لکھا کر اپنے کمرہ میں نمایاں جگہ نصب کرنا چاہئے۔ تاکہ ہر وقت انہیں خیال رہے۔ کہ ہمارا نصب العین کیا ہے؟ اور دوسروں کو بھی معلوم ہو۔ کہ ایک احمدی کا منتہائے نظر کیا ہے؟ لیکن ضروری نہیں۔ کہ ہم کسی مفہوم کو ہمیشہ خاص الفاظ میں ہی منحصر قرار دیں۔ بلکہ ہو سکتا ہے۔ ایک مفہوم دو یا دو سے زیادہ عبارتوں کے ذریعہ ادا کیا جا سکے۔ پس مجھے اس موٹو پر اعتراض نہیں۔ بلکہ میں اس کی پوری طرح تائید کرتا ہوا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ کہ ایک دفعہ حضرت امام جماعت اوّل نے مجھے جبکہ میں ان سے قرآن مجید پڑھ رہا تھا فرمایا۔ کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس دجالی زمانہ کے مناسب حال ایک فقرہ میں اپنی جماعت کے سامنے تمام دین کا نچوڑ اور خلاصہ پیش کر کے ہر احمدی سے اقرار لیا ہے۔ اور واقعہ میں دجالی زمانہ میں یہی فقرہ ہر احمدی کو مدنظر رہنا چاہئے اور وہ یہ ہے۔ کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

پھر آپ نے فرمایا۔ دیکھو پہلے زمانوں میں لوگ دنیا کے کام دنیا کے لئے اور دین کے کام دین کی خاطر کرتے تھے۔ مگر دجال وہ قوم ہے۔ کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کی تمام کوششیں اور کارروائیاں محض دنیا کے لئے ہیں۔ ان کی نماز۔ ان کی عبادت ان کا گرجوں میں جانا۔ ان کا مشن کھولنا ان کی تبلیغ ان کا اخلاق حسنہ دکھانا۔ ان کا شفاخانے اور مدرسے جاری کرنا سب درپردہ دنیا کے لئے اور اپنی حکومت اور غلبہ کے استحکام کے لئے ہیں۔ اور دجال کے اثر کے ماتحت اب یہ وبا ساری دنیا میں پھیل گئی ہے۔ اور دنیا کی تمام قوموں میں یہ مرض سرایت کر گیا ہے۔ کہ لوگ ہر کام میں دنیا کا آرام اس کی منفعت اور اس کی آسائش ڈھونڈتے ہیں۔ کوئی کام بھی آخرت کی درستی اور اور عاقبت کو سنوارنے کے لئے نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر تحصیل علم کو لے لو۔ پہلے زمانہ میں علم سے غرض اخلاق کی تہذیب اپنے فرائض کو پہچاننا اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس تھا۔ لیکن اس زمانہ میں سکولوں کی تعلیم کالجوں کی پڑھائی اور یونیورسٹیوں کی ڈگریاں لینا محض ملازمت کے حصول کے لئے ہے۔ اس لئے اس زمانہ کے مصلح نے بیعت میں اپنی جماعت کے ہر فرد سے یہ اقرار لیا۔ کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

یعنی میرے ہر کام میری ہر حرکت اور ہر سکون میں دین مقدم ہو گا۔ اور دنیا مؤخر۔ اخروی زندگی اصل ہو گی۔ اور ورلی زندگی فرع۔ اب اس جامع فقرہ میں سب کچھ آگیا۔ مثلاً جو احمدی علم پڑھتا ہے۔ بلکہ علم پڑھنے کے لئے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے کیمبرج یا آکسفورڈ میں داخل ہوتا ہے۔ گو وہ بھی تعلیم کے خاتمہ پر ملازمت میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ مگر اصل مقصد اس کا اس علم کے حصول سے دنیا نہیں بلکہ وہ بھی اقرار کرتا ہے۔ علم پڑھنے میں بھی

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

پھر تعلیم سے فارغ ہو کر جب وہ شخص ملازمت میں داخل ہوتا ہے۔ تو اسی فقرہ کے ذریعہ وہ دوبارہ اقرار کرتا ہے۔ کہ گو ملازمت ذریعہ معاش ہے۔ اور اپنے اور اپنے بال بچوں کے پیٹ بھرنے کے لئے میں نے ملازمت اختیار کی ہے۔ مگر اس ملازمت میں بھی

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

یعنی افسروں کو خوش کرنے کے لئے خدا کو ناراض نہ کروں گا۔ رشوت نہ لوں گا ماتحتوں پر بے جا سختی نہ کروں گا۔ اسی طرح ایک تاجر اپنی تجارت میں ایک زمیندار اپنی زراعت میں۔ پیشہ ور اپنے پیشہ میں ایک شادی کا خواہش مند اپنی شادی میں اولاد کا متمنی اولاد کے معاملہ میں اقرار کرتا ہے۔ کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

پس جس طرح محولہ بالا مضمون میں یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ہر احمدی اپنے کمرہ میں لکھا کر نصب کرے۔ کہ

"فاستبقوا الخیرات"

میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ اس عربی فقرہ کے علاوہ کہ جسے ممکن ہے بہت سے غیر از جماعت نہ سمجھ سکیں۔ احمدیوں کو چاہئے۔ کہ وہ اپنا یہ موٹو بھی خوش خط لکھ کر اپنے کمروں میں لٹکائیں۔ کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

وہ تاجر احمدی نکلا

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر فرماتے ہیں:

میرے ایک غیر احمدی دوست عبدالمجید صاحب تھے۔ جو چھاؤنیوں میں گوشت بہم پہنچانے کے ٹھیکیدار تھے۔ اور بہت مالدار آدمی تھے۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ میں نے ایک دفعہ پانچ سو بھیڑوں کا سودا بھیڑوں کے مالک کے کارندے سے کر لیا۔ اور بیعانہ بھی دے دیا۔ سودا مکمل ہو گیا۔ اور میرے لئے یہ سودا بہت نفع مند تھا۔ جب میں قیمت لے کر گیا۔ تو بھیڑوں کے اصل مالک نے قیمت لینے سے انکار کرتے ہوئے سودے کو فسخ کر دیا۔ اور بتایا کہ اس کے کارندے نے دیانت نہیں برتی۔ دراصل ان بھیڑوں میں مری پھیل چکی ہے۔ اور چند دن میں ان کا مر جانا اغلب ہے۔ اور اس لحاظ سے دیانت داری کے خلاف ہے۔ کہ میں آپ سے قیمت وصول کروں۔ جس میں سراسر آپ کا نقصان ہے۔ عبدالمجید صاحب کا بیان تھا۔ کہ میں اس تاجر کی دیانت اور امانت پر حیران رہ گیا۔ اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ تاجر احمدی تھا۔

(مضامین مظہر ص 176)

طلب علم

ڈاکٹر محمد جلال شمس لکھتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے حکم کے مطابق دارالرحمت غربی میں ترجمۃ القرآن کلاس کا افتتاح ہونا تھا مکرم صوفی بشارت الرحمان صاحب نے حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب سے افتتاحی کلمات ارشاد فرمانے کی درخواست کی۔ نماز عصر کے بعد حضرت مولانا نے مختصر سا خطاب فرمایا اور قرآن مجید کا ترجمہ نہ جاننے والے احباب کو اس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ میرا خیال تھا کہ حضرت مولانا موصوف اپنی گوناگوں مصروفیتوں کی بناء پر تقریر کے فوراً بعد رخصت ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہ تو سادہ سی ترجمہ کی کلاس ہے اور حضرت مولانا جیسے مفسر قرآن اور عالم بے بدل کے معیار سے بہت نیچے ہے۔ لیکن میری حیرت کی انتہاء نہ رہی جب کہ حضرت مولانا تقریر کے بعد وہیں بیٹھ گئے اور کلاس میں شامل ہو کر قول و فعل میں مطابقت کا عملی نمونہ پیش فرمایا۔

(ابوالعطاء ص 259)

سلسلہ رفقاء

سہیل احمد ثاقب صاحب

حضرت حافظ نور محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

سیرت کے چند درخشندہ پہلو

حضرت حافظ نور محمد صاحب ولد میاں مراد علی صاحب قوم گگے زئی. سکنہ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور ان خوش قسمت معدودے چند احباب میں سے تھے۔ جن کو حضرت مسیح موعود(-) کے دعویٰ سے قبل حضور کی صحبت پاک سے مستفیض ہونے . بار بار خدمت میں حاضر ہونے . بے تکلفانہ مراسم . حضور کا امام الصلوۃ بننے . تہجد کے لئے بیدار ہونے کی خاطر حضور ہی کے کمرہ میں سونے اور حضور کے ساتھ سیر کو جانے کے مواقع بکثرت میسر آئے۔ حضور نے آپ کو بعض مواقع پر دعا کرنے کی بھی تحریک کی۔ اور جن چند اصحاب کو حضور نے اپنے رویا وکشوف حضور کی تصدیق میں شائع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ ان میں حافظ صاحب بھی شامل تھے۔ پھر خلافت ثانیہ کے قیام پر اس کی تصدیق وتائید میں بھی آپ کے رویاء وکشوف شائع ہوئے۔ آپ کو اس وقت اپنے گاؤں کے کثیر احباب کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے اور عمر بھر تعلیم قرآن کی توفیق ملی۔ آپ کے گاؤں میں آپ کے ایک دوست شیخ برکت علی صاحب نے 21 اگست 1889ء کو بیعت کی تھی۔ دوسرے نمبر پر آپ کو 21 ستمبر کو بیعت کی توفیق ارزاں ہوئی۔ اور اس گاؤں کے تیسرے بیعت کرنے والے آپ کے دوست حافظ نبی بخش صاحب تھے۔ جنہوں نے 10 مارچ 1890ء کو بیعت کی۔ حافظ نور محمد صاحب نے اپنے ضلع میں چوبیسویں نمبر بیعت کی تھی۔ پچیسویں نمبر پر بیعت 18 نومبر کو ہوئی۔ آپ سے پہلے قادیان . بٹالہ . فیض اللہ چک . شاہ پور اور چار اور مواضعات میں صرف ایک ایک تھ غلام نبی میں تین . وڈواں میں پانچ افراد نے اور چھ دن پہلے لیل کے سات افراد نے بیعت کی تھی۔ اور پچیسویں نمبر پر بیعت 18 نومبر 1889ء کو ہوئی تھی۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 13 . ص 202)

خوش نصیب

آپ ان چند خوش نصیب احباب میں سے ہیں جن کا نام دو بار تین صد تیرہ رفقاء میں شامل کیا گیا ہے۔ فہرست ہائے 313 "آئینہ کمالات اسلام" میں آپ کا نمبر "172" ہے اور "ضمیمہ انجام آتھم" میں نمبر "58" ہے۔

آپ کو 20 تا 22 جون 1897ء کے "جلسہ احباب" میں بھی شرکت کا موقع ملا اور فہرست جلسہ احباب میں آپ کا نمبر "151" ہے۔ اس جلسہ کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ احباب نے سخت گرمی میں بہت سی تکالیف اٹھا کر خوشی سے اس جلسہ میں شرکت کی اور اکثر احباب چارپائیوں کی قلت کی وجہ سے زمین پر سوتے رہے۔

(رفقائے احمد جلد نمبر 13 ص 218,219)

حضرت اقدس سے بے تکلفانہ تعلقات

حضرت حافظ نور محمد صاحب اور حافظ نبی بخش صاحب ان احباب میں سے تھے جن سے حضور بے تکلف تھے اور ازدیاد محبت اور اظہار مودت کے لئے آپ ان سے معمولی اشیاء منگوالیتے تھے۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود کی سیرت کا گہرا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے بعض دوستوں میں بے تکلف ہوتے تھے بلکہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے بعض احباب ایسے ہوتے ہیں کہ ہم کو ان سے کوئی حجاب نہیں آتا۔ اس ابتدائی عہد میں حافظ نور محمد صاحب جیسے لوگ بے تکلف اور بے حجاب احباب میں سے تھے۔ اس قسم کے دوستوں کو آپ بعض معمولی چیزوں کے لئے بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے اور در اصل آپ تربیت کرتے تھے ......"

(رفقائے احمد جلد نمبر 13, ص 211)

قرآن کریم سے محبت

ایک لمبے عرصہ سے تمام دنیاوی مشاغل ترک کر کے اپنی زندگی قرآن کریم لوگوں کو پڑھانے کے لئے وقف کر رکھی تھی اور نماز فجر کے بعد سے عشاء کی نماز کے بعد تک مختلف لوگوں کو قرآن مجید مع ترجمہ وتفسیر پڑھاتے۔ جو خود نہ آ سکتے ان کے گھر پر چلے جاتے اور اس کے لئے کسی معاوضہ کے خواہاں نہ تھے۔ ان کے ایک شاگرد کا بیان ہے کہ برسات کے دنوں میں جوتے اتار کر پانی میں سے گزرتے ہوئے مجھے پڑھانے کے لئے آتے۔ جب گاؤں میں رہائش تھی۔ تو بعض لوگ دور دراز سے آپ سے قرآن کریم پڑھنے کے لئے آتے۔ آپ انہیں نہایت شوق اور محبت سے پڑھاتے۔ رات کو تہجد کے وقت ہی بیت الذکر میں چلے جاتے اور چونکہ گھڑی نہ تھی۔ بعض اوقات رات کے تین بجے ہی جا کر شاگردوں کو جگاتے اور پڑھانے میں مصروف ہو جاتے۔ سینکڑوں مردوں . عورتوں اور بچوں نے آپ سے علم حاصل کیا۔ اور کئی لوگوں نے قرآن کریم حفظ کیا۔ مختصر یہ کہ دن قرآن کریم کی خدمت اور رات عبادت الٰہی میں گزارتے۔ نماز باجماعت اور بروقت ادا فرماتے اور ہر شخص کو اس کی تاکید کرتے۔"

(الفضل 7/ جنوری 1946ء ص 8)

قبولیت دعا

آپ کو دینی علوم کے سیکھنے کا بہت شوق تھا۔ آپ اسی میں مگن رہتے تھے۔ اور کام کاج آپ کے والد ماجد خود ہی کر لیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے والد ماجد بصارت سے محروم ہو گئے۔ اور تمام کام کاج کا بوجھ حافظ صاحب پر پڑ گیا۔ جس سے آپ کو پریشانی لاحق ہوئی۔ اور دینی امور میں دقت پیدا ہو گئی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور بہت دعا کی تو آپ کے والد ماجد کو خواب میں بتایا گیا کہ آنکھوں میں کھمب ڈالیں جو موسم برسات میں زمین میں پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ اس پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بصارت عود کر آئی۔ اور تاوفات قائم رہی۔ اور انہوں نے پھر کام کاج سنبھال لیا۔

(رفقائے احمد جلد 13 . ص 204)

تہجد

قاضی عبد الرشید صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت حافظ صاحب تہجد خوانی پر بہت زور دیتے تھے...... میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ آپ تہجد کے وقت سب سے پہلے (بیت الذکر) میں آتے اور بعد میں صبح گیارہ بجے کے قریب سب سے آخر پر آپ (بیت الذکر) سے جاتے تھے۔

(رفقائے احمد . جلد نمبر 13 . ص 232)

دعوت الی اللہ

دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور روزمرہ کا شغل تھا . سناتے تھے کہ دعوت الی اللہ کرنے پر آپ کے رشتہ کے بھائی چوہدری احمد علی صاحب نمبردار نے سونٹا یا لوہے کا گز مار کر آپ کی پیشانی کو خون آلود کر دیا۔ پھر جب چوہدری صاحب حضرت مسیح موعود کی غلامی میں داخل ہو گئے تو دعوت الی اللہ کی وجہ سے خود بھی کئی جگہ سے مار کھائی۔

(رفقائے احمد . جلد نمبر 13 . ص 231)

حضور کی نصیحت

آپ کے والد ماجد صاحب کا انتقال حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے قبل ہو گیا تھا۔ آپ کے والد صاحب کے انتقال پر حافظ صاحب کو حضرت مسیح موعود نے جو نصیحت فرمائی وہ آپ کی روایت سے ظاہر ہے فرمایا:

"جس وقت میرے والد صاحب کا انتقال ہوا تو اس کے بعد میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "حافظ صاحب! اب بجائے والدین کے اللہ تعالیٰ کو سمجھو وہی تمہارا کارساز اور متکفل ہوگا"۔ چنانچہ تا حال اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور ذرہ نوازی سے میری دستگیری فرمائی ہے"

(رفقائے احمد . جلد نمبر 13 . ص 208)

چند روایات

(1) محترم حافظ صاحب بیان کرتے ہیں:

....میرے ایک عزیز دوست حافظ نبی بخش صاحب بھی جن کی عمر اس وقت دس بارہ سال کی تھی میرے ہمراہ قادیان جایا کرتے تھے۔ رات ہوتی تو حضرت صاحب ہم سے فرماتے کہ آپ کہاں سوئیں گے ہم حضور سے عرض کرتے کہ حضور کے پاس سو رہیں گے اور ہمارا دستور تھا کہ حضرت صاحب کے پاس ایک تخت پوش تھا ہم دونوں اس پر سو جاتے اور دل میں ہمارے یہ ہوتا کہ حضور جب تہجد کے لئے رات کو اٹھیں گے تو ہم

بھی ساتھ ہی اٹھیں گے اور تہجد میں شریک ہو جائیں گے مگر آپ چپ چپاتے اٹھتے اور تہجد کی نماز پڑھ لیتے تھے اور ہم کو خبر بھی نہ ہوتی تھی۔

(رفقائے احمد۔ جلد نمبر 13۔ ص 210,211)

(2) ایک دفعہ مغرب یا عشاء کے بعد بیت الفکر کی کوٹھڑی میں حضرت اقدس کے ہمراہ میں اور حافظ نبی بخش صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور چارپائی پر تھے اور حافظ نبی بخش صاحب تخت پوش پر تھے اور میں ایک چارپانچ فٹ لمبے مونڈھے پر جو درمیان میں گہرا تھا لیٹ گیا مونڈھے کے نیچے سرکنڈے کا ایک ٹکڑا قد آدم لمبا پڑا ہوا تھا۔ اس سرکنڈے کو دیکھ کر آپ نے مسکراتے ہوئے بطور مزاح فرمایا: میاں نبی بخش! آپ کہاں سوئیں گے؟ (بیت الذکر) میں یا باہر کے صحن میں۔ میاں نور محمد تو لٹھ کی مشق کر رہے ہیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم روایت نمبر 347)

(3) حضرت حافظ صاحب بیان کرتے ہیں:

ہماری عادت تھی کہ جب ہم حضرت صاحب کو قادیان ملنے آتے تو ہمیشہ اپنے ساتھ کبھی گنے یا گڑ کی روٹی بنا کر۔ کبھی رس کی کھیر تحفہ کے طور پر ضرور لایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا۔ ہمارے لئے سرسوں کا ساگ بھیجنا وہ گوشت میں ڈال کر عمدہ پکتا ہے۔ اس وقت فیض اللہ چک میں میں۔ حافظ نبی بخش صاحب اور منشی برکت علی صاحب پٹواری حلقہ تلہ۔ ہم تین اشخاص آپ کے معتقد تھے۔ حضرت اقدس کے اس ارشاد پر ہم گندلیں لائے۔ بعد ازاں ہم نے گاؤں میں یہ بات سنی کہ دہلی میں آپ کی شادی ہوگئی ہے اس پر میں اور میرے دوست حافظ نبی بخش صاحب آپ کی ملاقات کے لئے آئے۔ حضور بہت خوش ہو کر ملے۔ میں نے ایک روپیہ نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب آپ کے لڑکا پیدا ہوگا تو ہم بھی دیں گے۔

(سیرۃ المہدی۔ حصہ سوم۔ روایت نمبر 593)

(4) حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک بیان کرتے ہیں کہ

ایک مرتبہ میرا ایک لڑکا مسمی عنایت اللہ بیمار ہوگیا میں اسے حضرت مسیح موعود کے پاس بطور علاج لے گیا۔ آپ نے بعد نماز عشاء فرمایا کہ اس لڑکے کو باہر ہوا میں لے جاؤ چونکہ اس کو تپ محرقہ ہے اور ہمارے مکانات چونکہ گرم ہیں اس لئے یہاں مناسب نہیں اور ایک بادکش بھی ہم کو دی اور آدھ سیر مصری دے کر فرمایا کہ گاؤزبان کے پتے بھگو کر اس کو دیتے رہو۔ ہم اسے اسی وقت باہر لے گئے وہاں دو تین روز رہے اور حضرت مسیح موعود سے علاج کرواتے رہے۔ مگر وہ زیادہ بیمار ہوگیا۔ لہٰذا ہم اسے موضع "کھارہ" کے گھر واپس لے گئے گھر آکر اس کو آرام ہوگیا۔ مگر کلی صحت نہ ہوئی تھی۔ اس لئے دوبارہ پھر حضرت صاحب سے اس کا حال بیان کیا کہ حضور اس کو پیٹ میں درد ہے آپ نے حکم دیا کہ اس کے پیٹ میں سدا ہوگیا ہے۔ روی مصطگی اور گلقند کھلاؤ۔ چونکہ ہر روز قادیان جانا پڑتا تھا اور اس کو صحت نہ ہوتی تھی تو حضور نے فرمایا کہ اس کو قادیان لے آؤ۔ پھر یہاں ہی علاج ہوتا رہا اور خدا کے فضل سے اس کو صحت ہوگئی اور جب میں قادیان میں ہی تھا تو مجھے پیغام ملا کہ میرے گھر ایک اور لڑکا پیدا ہوا ہے اور پہلے لڑکے کو بھی اللہ تعالیٰ نے کامل شفاء عنایت کردی۔ میں نے حضرت صاحب کی خدمت بابرکت میں عرض کی کہ یہ لڑکا خدا کے فضل سے اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے صحت یاب ہوگیا ہے اور اس کا ایک بھائی بھی پیدا ہوا ہے حضور اس کا نام تجویز فرمادیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کا نام "رحمت اللہ" رکھو۔

(سیرۃ المہدی۔ حصہ سوم۔ روایت نمبر 959)

وفات

حضرت حافظ نور محمد صاحب 27 دسمبر 1946ء کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے۔ آپ کی عمر سو سال کے قریب تھی مگر صحت اچھی تھی۔ جس شام مرض الموت میں مبتلا ہوئے وہ تمام دن قرآن کریم پڑھانے میں گزرا۔

(الفضل 7 جنوری 1946ء۔ ص 8)

وسیم احمد صاحب

DBA (ڈپلومہ ان بزنس ایڈمنسٹریشن)

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے طلبہ کے لئے مزید تعلیم کے ایک نئے شعبہ کا تعارف

میٹرک پاس کرلینے والے طلبہ و طالبات کے لئے انٹرمیڈیٹ کی سطح پر جو شعبہ جات گزشتہ طویل عرصے سے رائج ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ میڈیکل کی تعلیم کے لئے F.sc پری میڈیکل

2۔ انجینئرنگ کی تعلیم کے لئے F.sc پری انجینئرنگ D.A.E ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئرنگ۔

3۔ کامرس کی تعلیم کے لئے D.Com/I.Com

4۔ شماریاتی و معاشی شعبوں کے لئے ایف اے (جنرل سائنس) شماریات' اکنامکس اور ریاضی کے ساتھ

5۔ دیگر شعبوں کے لئے ایف اے (آرٹس کے مضامین کے ساتھ)

6۔ ڈیزائننگ و پرنٹنگ وغیرہ کے شعبوں کے لئے ایف اے (فائن آرٹس کے مضامین کے ساتھ۔

مذکورہ بالا شعبوں میں بنیادی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایک مخصوص معیار پر پورا اترنے پر ہی متعلقہ شعبے کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔ بصورت دیگر بالعموم شعبہ تبدیل کرلیا جاتا ہے۔

محکمہ تعلیم حکومت پنجاب (پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن) نے عالمی سطح پر ترقی یافتہ ممالک میں رائج نظام تعلیم اور جدید سائنسی' فنی اور انتظامی علوم کا جائزہ لینے کے بعد 1993ء میں انٹرمیڈیٹ کی سطح پر ایک نیا کورس "ڈپلومہ ان بزنس ایڈمنسٹریشن" کے نام سے متعارف کروایا ہے۔ مذکورہ کورس انٹر کی سطح کے لازمی مضامین کے علاوہ جدید سائنسی' فنی' تیکنیکی اور انتظامی علوم پر محیط ہے۔ کورس کا ایک نہایت اہم فیچر جدید ٹیکنالوجی "کمپیوٹر" کا استعمال ہے۔ DBA (ڈپلومہ ان بزنس ایڈمنسٹریشن) کی وسیع افادیت کے پیش نظر وفاقی محکمہ تعلیم حکومت پاکستان (انٹر بورڈ کمیٹی آف چیئرمین) نے DBA کو (بذریعہ نوٹیفیکیشن IBCC/2-429/84/5914) انٹرمیڈیٹ کے مساوی قرار دیا ہے DBA چونکہ انٹرمیڈیٹ کی سطح کا کورس ہے اس لئے اس کورس میں داخلے کی اہلیت میٹرک مقرر کی گئی ہے داخلے کے لئے عمر کی حد 18 سال ہے لیکن بصورت زائد عمر قوانین کے مطابق مجاز اتھارٹی سے عمر میں رعایت حاصل کی جاسکتی ہے۔

ڈپلومہ ان بزنس ایڈمنسٹریشن کا امتحان فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کی تکمیل پر پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لیتا ہے اور بصورت کامیابی ڈپلومہ' ٹیکنیکل بورڈ ہی جاری کرتا ہے۔

DBA کو چونکہ انٹرمیڈیٹ کے مساوی تسلیم کیا گیا ہے اس کے لئے DBA کے بعد گریجوایشن کی سطح پر تعلیم (B.A/B.com/B.sc/B.B.A) کے لئے پاکستان کے تمام سرکاری' نیم سرکاری تعلیمی اداروں میں داخلہ لیا جاسکتا ہے۔ DBA چونکہ محکمہ تعلیم کا ایک نیا کورس ہے اس لئے ابھی بہت تھوڑے ادارے ایسے ہیں جو یہ کورس Offer کررہے ہیں کچھ تو گورنمنٹ کے اپنے ادارے ہیں اور کچھ پرائیویٹ جو کہ محکمہ تعلیم ڈائریکٹوریٹ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے منظور شدہ اور DBA کے لئے پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے الحاق شدہ ہیں۔ چند اداروں کی فہرست درج ذیل ہے۔ جہاں یہ کورس کیا جانا ممکن ہے۔

1۔ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ ٹاؤن شپ لاہور۔

2۔ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی۔

3۔ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ جہلم

4۔ لاہور کالج آف کمپیوٹر اینڈ مینجمنٹ سائنسز کلمہ چوک 233 فیروز پور روڈ لاہور۔

5۔ پیٹرومین کمپیوٹر ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ ملتان۔

6۔ پیٹرومین کمپیوٹر ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ لاہور۔

7۔ پیٹرومین کمپیوٹر کالج۔1۔ دربار مارکیٹ چوک داتا دربار لاہور

8۔ سکالرز کالج آف کامرس لاہور۔

9۔ نیٹ ورک کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ رحیم یار خان

10۔ بوسٹن کالج آف کمپیوٹر سائنسز لاہور۔

11۔ اباکس کالج آف کمپیوٹر اینڈ مینجمنٹ سائنسز راولپنڈی۔

12۔ کمپیوٹر سٹی کالج لاہور۔

13۔ پیٹرومین کمپیوٹر ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد۔

نصاب میں شامل مضامین پر نظر ڈالی جائے تو انگریزی' اردو اور اسلامیات مطالعہ پاکستان کے مضامین فرسٹ اور سیکنڈ ایئر دونوں میں مشترک ہیں اور ان کا سلیبس وہی ہے جو ثانوی تعلیمی بورڈوں نے انٹرمیڈیٹ کے امتحان کے لئے مقرر کر رکھا ہے اور اسی طرح فنانشل اکاؤنٹنگ' اکنامکس' بزنس میتھ اور سٹیٹ کے کورسز کسی نہ کسی حوالے سے آئی کام/ڈی کام سے مشترک ہیں گویا DBA میں جنرل ایجوکیشن اور بزنس ایجوکیشن کے ارتباط کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ دراصل تعلیم کی کوئی بھی سطح ہو' کوئی سا شعبہ ہو' کوئی سی قسم ہو تو قومی و معاشی مقاصد تعلیم کو پیش نظر رکھا جانا ضروری ہوتا ہے DBA کے نصاب میں اس بنیادی اصول کا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ DBA کے نصاب میں انتظامی امور اور دیگر بزنس کمپونٹ سے متعلق مضامین بھی شامل ہیں۔

DBA کا اصل امتیاز اس میں شامل کمپیوٹر کورسز کی وجہ سے ہے۔ دور حاضر میں زندگی کے تمام شعبوں میں کمپیوٹر کے استعمال کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے DBA کے نصاب میں کمپیوٹر کورسز کو شامل کیا جانا بہت ہی اہم ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی ملک کی ترقی کا دارومدار اور انحصار معیار تعلیم پر ہے۔ معیار تعلیم جس قدر بلند ہوگا۔ اسی قدر ملک اور قوم ترقی کریں گے۔ اس سلسلے میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم خصوصی اہمیت رکھتی ہے ترقی یافتہ اقوام نے کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی بنیاد پر سائنسی اور معاشی ترقی کے نئے ریکارڈ قائم کرکے یہ واضح کردیا ہے کہ فرد' معاشرہ و قوم اور ملک کی ترقی اب کمپیوٹر کے استعمال کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں زندگی کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں جس میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی پر انحصار نہیں کیا جاتا۔ اب تو پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں بھی کمپیوٹر ٹیکنالوجی بہت سے شعبوں میں سرایت کرچکی ہے یہی وجہ ہے کہ حکومت پاکستان بھی کمپیوٹر لٹریسی پروگرام کے تحت کمپیوٹر کی تعلیم کو ازحد اہمیت دے رہی ہے۔

DBA کے نصاب کے جائزہ کی بناء پر یہ بات کہنا بجا ہے کہ اس ڈپلومہ کے ذریعے میٹرک پاس کرنے والے طلبہ و طالبات کے لئے ایسی اعلیٰ تعلیم کی راہ ہموار کی گئی ہے جس میں

متوازن شخصی نشوونما کے مواقع بھی موجود ہوں گے معاشرتی تسویہ بھی حاصل ہو گا۔ اخلاقی تربیت بھی ملے گی اور پیداواری صلاحیت' معاشی علم و مہارت' جدید ٹیکنالوجی سے تعارف اور اس کے اطلاق کی قابلیت کی وجہ سے معاشی استقلال کی ضمانت بھی حاصل ہو گی۔

ہمارے نظام تعلیم پر ایک بہت بڑا اعتراض یہ وارد ہوتا ہے کہ اس نے معاش کو مقصد تعلیم بنا کر رکھ دیا ہے اور پھر بھی یہ آدمی کو حصول معاش کے قابل نہیں بناتی۔ DBA کے نصاب پر نظر ڈالنے کے بعد اس اعتراض کا موقع نہیں رہتا۔ اس کا معاشی/اخلاقی پہلو دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ فرد اور معاشرے دونوں کے لئے معاشی ترقی و استقلال کا باعث بن سکتا ہے فرد آجر ہو یا اجیر DBA کی تعلیم و تربیت اس کے لئے بڑی مفید ہو گی۔

ایک عام شہری کے طور سے بھی صارف کی حیثیت سے یہ تربیت بڑی کار آمد ہو گی اجتماعی اعتبار سے معاشرے میں کاروباری دنیا میں بالخصوص اور عام معاشرے میں بالعموم DBA کے ذریعے معاشی علم و مہارت اور جدید ٹیکنالوجی کے ضروری استعمال کی صلاحیت حاصل کرنے میں جوں جوں اضافہ ہو گا توں توں معاشرے میں معاشی سلیقے اور اقتصادی شعور کو فروغ ملے گا۔ DBA کے بارے میں اوپر کے اجمالی جائزے کے بعد کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے میٹرک پاس کرنے والے نوجوان اپنے طبعی رجحان کے تحت اگر میڈیکل یا انجینئرنگ کے شعبے سے وابستگی رکھتے ہیں اور اپنا معاشی مستقبل بھی مذکورہ بالا شعبوں میں ہی بنانا چاہتے ہیں تو انہیں میٹرک کے بعد مزید تعلیم کے لئے F.sc (پری میڈیکل پری انجینئرنگ) میں داخلہ لینا چاہئے اور اگر ایسا نہیں ہے تو کامرس' جنرل سائنس یا آرٹس وغیرہ کے مضامین میں انٹرمیڈیٹ کرنے کی بجائے انہیں اب DBA کی تعلیم حاصل کرنی چاہئے کیونکہ DBA کر لینے کے بعد الگ سے انٹرمیڈیٹ (I.com/F.A) وغیرہ نہیں کرنا پڑے گا اور اس کے بعد وہ B.A وغیرہ میں بھی داخلہ کے اہل ہوں گے اس لئے کہ DBA انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

طلبہ B.Com میں بھی داخلہ لے سکیں گے اس لئے کہ DBA میں کامرس کے مضامین کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

B.B.A اور M.B.A کی لائن اختیار کی جا سکے گی اس لئے کہ DBA کی اصل بنیاد بزنس مینجمنٹ کے مضامین پر ہے۔

الگ سے کمپیوٹر کورسز نہیں کرنا پڑیں گے اس لئے کہ DBA میں کمپیوٹر کے استعمال کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔

اور اگر بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مزید تعلیم نہ بھی جاری رکھ سکیں تو DBA میں شامل کمپیوٹر کامرس اور بزنس مینجمنٹ کے کورسز کی بنیاد پر معاشی لحاظ سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مسئلہ کشمیر حل ہونے میں وقت لگے گا بھارت

کے وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں وقت لگے گا۔ ہم نے اسے حل کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے اخبار دی ہندو کے مطابق ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے ایل کے ایڈوانی نے کہا کہ یہ مسئلہ گزشتہ نصف صدی سے لٹک رہا ہے۔ ماضی کی حکومتوں نے جتنے اقدامات کئے اس سے مرض بڑھتا گیا ہے۔ یہ مسئلہ ہمیں ورثے میں ملا ہے اس لئے ہم اسے تین سال میں حل نہیں کر سکتے۔

اسمبلی توڑنے کا کوئی ارادہ نہیں انڈونیشیا کے

صدر عبدالرحمٰن واحد نے ان افواہوں کی تردید کر دی ہے کہ وہ ایوان زیریں کو توڑنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر ایوان زیریں میں ان کے خلاف مواخذہ کی کوئی تحریک پیش کی گئی تو وہ اس کا بھرپور دفاع کریں گے۔

بھارتی فوجی ہیڈ کوارٹر میں دھماکے دارالحکومت

نئی دہلی میں فوج کے ہیڈ کوارٹر اور وزارت دفاع کی عمارت میں دو بم دھماکے ہوئے جن سے پورا علاقہ لرز اٹھا۔ حساس ترین علاقے میں ہونے والے ان بم دھماکوں سے زبردست خوف و ہراس پیدا ہو گیا۔ اے ایف پی نے عینی شاہدوں کے حوالے سے بتایا کہ فوجی ہیڈ کوارٹر پر ہونے والے دھماکے میں ایک شخص زخمی ہوا۔ دوسرا دھماکہ وزارت دفاع کی عمارت کے باہر کوڑے کے ڈھیر میں رکھے گئے بم کے پھٹنے سے ہوا۔ بم دھماکوں کے بعد فوج اور پولیس نے علاقہ گھیرے میں لے لیا۔

اسرائیلی کارروائی اشتعال انگیز ہے۔ امریکہ

امریکہ نے غزہ اور مغربی کنارے کے علاقے یہودی بستیوں کی توسیع کے لئے 35 کروڑ ڈالر کی منظوری کو اشتعال انگریز قرار دیتے ہوئے تشویش کا اظہار کیا ہے۔

افغانستان میں اقوام متحدہ کے دفاتر بند

افغان حکومت نے ملک میں اقوام متحدہ کے چار دفاتر کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ دفاتر قندھار۔ ہرات۔ مزار شریف اور جلال آباد میں واقع ہیں۔ افغان حکومت کی طرف سے یہ فیصلہ نیویارک میں امریکہ کی طرف سے افغانستان کا سفارتخانہ بند کئے جانے کے جواب میں کیا گیا۔

بنگلہ دیش میں طوفان بادوباراں

بنگلہ دیش میں طوفان بادوباراں سے 20۔ افراد ہلاک اور 250 سے زائد زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں چار آسمانی بجلی کا شکار ہوئے۔ بتایا گیا ہے کہ اس طوفان سے ملک کے بیشتر علاقے متاثر ہوئے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

☆ عزیزہ ثمر شیریں صاحبہ بنت مکرم عبدالماجد خان صاحب زعیم انصاراللہ حلقہ ریواز گارڈن لاہور کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم عبدالباسط محمود صاحب ابن مکرم غلام نبی منہاس صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور حال انڈونیشیا۔ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر 19 جنوری 2001ء کو مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی سلسلہ نے بیت الذکر لاہور میں کیا۔

عزیزہ ثمر شیریں صاحبہ مکرم ڈاکٹر چوہدری عبدالقادر خان صاحب مرحوم آف راجگوھ لاہور کی پوتی اور چوہدری بشیر احمد صاحب کاٹھ گڑھی مرحوم آف دارالیمن شرقی ربوہ کی نواسی ہیں۔

مکرم عبدالباسط محمود صاحب مکرم محمد اقبال قریشی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے چھوٹے بھائی مکرم بشیر حسین قریشی صاحب مرحوم کا نواسہ اور مکرم مظہر احمد قریشی صاحب مرحوم سابق قائد ضلع کراچی کا بھانجا ہے۔

احباب سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کی درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

✪ مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ماموں مکرم عبدالمجید صاحب ولد مکرم محمد علی صاحب مرحوم آف پھیروچیچی حال دارالفضل ربوہ مورخہ 7 مئی 2001ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ آپ نے صدر انجمن احمدیہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم ا... علی صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کے بھتیجے تھے اور محمد اختر کارکن دارالقضاء اور شاہد محمود صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال کے والد تھے۔ آپ کی نماز جنازہ بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی۔ بعد تدفین مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر الفضل و ناظم دارالقضاء نے دعا کروائی۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

✪ مکرم زاھد حسین شاکر صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ کے والد محترم محمد حسین منشی صاحب مختصر علالت کے بعد مورخہ 13۔ اپریل 2001ء کو وفات پا گئے ان کی عمر 65 برس تھی۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

✪ مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب دارالرحمت غربی ربوہ آنکھوں اور مثانہ کے اپریشن کے بعد مختلف بیماریوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم محمد افضل قیصر صاحب کارکن خورشید یونانی دواخانہ ربوہ دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ محترمہ محمودہ منور صاحبہ دارالرحمت شرقی ربوہ میں ایک حادثہ میں شدید زخمی ہوئی ہیں 2 مئی کو ناز ہسپتال لاہور میں ان کا آپریشن ہوا ہے۔ ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم احمد عمر مرزا صاحب سابق معاون سیکرٹری مال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور حال کینیڈا دل کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم عبدالقدوس خان صاحب مغنی زعیم خدام الاحمدیہ ناصر آباد شرقی ربوہ کے والد مکرم عبدالمنان خان مغنی کے دل کا کامیاب آپریشن ٹیکساس امریکہ میں ہو گیا ہے ان کی اوپن ہارٹ سرجری ہوئی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ موصوف کو آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ سے نوازے۔

✪ مکرم کلیم احمد صاحب چک نمبر 184/7-R ضلع بہاولنگر عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔

✪ مکرم مظفر حسین صاحب صدر جماعت چک 46 ضلع منڈی بہاؤ الدین کے داماد مکرم اعجاز احمد صاحب راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

"دورہ نمائندہ روزنامہ الفضل"

✪ مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات آجکل اشتہارات کی وصولی اور بکنگ کے لئے لاہور۔ فیصل آباد کے دورہ پر ہیں۔ تمام کاروباری حضرات سے درخواست ہے کہ ممکنہ حد تک تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور اپنے اس جماعتی اخبار کو زیادہ سے زیادہ اشتہارات دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں نیز جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ لاہور اور فیصل آباد سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل)

تبدیلی فون

گلشن بیکرز اینڈ سویٹ یادگار موڑ ربوہ کا فون نمبر 823 سے تبدیل ہو کر 213823 ہو گیا ہے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 10 مئی- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 23 زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعہ 11- مئی غروب آفتاب: 6.57

☆ ہفتہ 12- مئی طلوع فجر: 3-39

☆ ہفتہ 12- مئی طلوع آفتاب: 5.12

چینی وزیراعظم کے دورے سے اقتصادی فوائد حاصل ہوں گے

چین کے وزیراعظم ژورانگ جی کے تاریخی دورے سے پاکستان کو نہ صرف اقتصادی شعبے میں کئی اہم فوائد حاصل ہوں گے بلکہ سیاسی معاملات میں گہری مفاہمت پیدا ہو جائے گی- ان کا چار روزہ دورہ آج سے شروع ہو رہا ہے- اور یہ دورہ دونوں ملکوں کے مابین سفارتی تعلقات کے قیام کی گولڈن جوبلی کی یاد میں ہو رہا ہے-

مسئلہ کشمیر کا فوجی حل ممکن نہیں

چیف ایگزیکٹو نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان مسئلہ کشمیر پر کسی دباؤ کا شکار نہیں ہوگی- اور مسئلہ کشمیر پر کسی صورت میں کسی قسم کی سودے بازی نہیں کرے گی- وہ اسلام آباد میں کل جماعتی حریت کانفرنس کے سینئر رہنما اور جموں کشمیر پیپلز لیگ کے چیئرمین شیخ عبدالعزیز سے بات چیت کر رہے تھے-

سابق ایم این اے کو 10 سال قید 2 کروڑ جرمانہ

راولپنڈی کی احتساب عدالت نے معطل قومی اسمبلی کے رکن سابق میئر فیصل آباد چوہدری شیر علی کو اختیارات کے ناجائز استعمال اور سرکاری اراضی قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے الاٹ کرنے کے جرم میں دس سال قید، دس سال کے لئے نااہل اور دو کروڑ روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے-

پنجاب نے اضافی پانی واپس نہیں مانگا

انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (ارسا) کے سیکرٹری سہیل علی خان نے کہا ہے کہ ارسا میں کسی کے پاس کوئی ویٹو نہیں تمام فیصلے اتفاق رائے سے کئے جاتے ہیں- صوبوں کے درمیان کوئی واٹر وار نہیں ہو رہی- تاہم ارسا صوبوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر ان کے کوٹہ کے مطابق پانی فراہم کیا جاتا ہے- انہوں نے کہا کہ حکومت سندھ کے کسی اہلکار نے پنجاب میں آبی راستوں پر کوئی چھاپہ مارا ہے اور نہ ہی پانی کی فراہمی کے نظام کی جانچ پڑتال کے لئے چھاپے مارے جاتے ہیں- ارسا کے ارکان نے از خود 2 ماہ قبل تربیلا، منگلا اور اپ واسک ڈیم کا دورہ کیا ہے- انہوں نے مزید کہا کہ پنجاب نے سندھ کو جو اضافی پانی دیا اسے واپس کرنے کا مطالبہ کیا- اس قسم کی خبریں بے بنیاد ہیں-

تونسہ بیراج سے پانی کی مزید کٹوتی

ارسا نے تونسہ بیراج سے پنجاب کا شیئر مزید کم کر دیا- پنجاب نے اس فیصلہ کو مسترد کر کے احتجاجی خط ارسا کو فیکس کر دیا ہے- پنجاب نے اس فیصلہ کو مسترد کر کے احتجاجی خط اور ارسا کو فیکس کر دیا ہے- یہ شیئر 35.1 فیصد سے کم کر کے 29.9 فیصد کر دیا گیا ہے-

پاک بھارت سرحدی حکام کے مذاکرات

پاکستان اور بھارت کے درمیان سرحدی حکام کی سطح پر چار روزہ مذاکرات شروع ہو گئے- ان مذاکرات میں پاکستان کے بارہ رکنی وفد کی قیادت ڈائریکٹر جنرل پاکستان رینجرز پنجاب میجر جنرل ضرار عظیم کر رہے ہیں- پاکستان رینجرز کے ڈائریکٹر نے کہا کہ یہ مذاکرات باہمی طور پر طے پانے والے پروگرام کا حصہ ہیں- اور اس کا مقصد سرحد پر سیکیورٹی کے انتظامات کے لئے دونوں ممالک کی سرحدی فورسز میں تعاون کو مربوط بنانا ہے-

سندھ منگلا ڈیم کو بھرنے پر رضامند

باخبر ذرائع نے بتایا کہ سندھ ربیع کی فصل کے لئے منگلا ڈیم میں پانی ذخیرہ کرنے پر رضامند ہو گیا ہے- سندھ کے ارسا میں نمائندے نے کے پی آئی کو بتایا کہ ہم نے کبھی بھی منگلا میں پانی ذخیرہ کرنے کی مخالفت نہیں کی- ہم نے صرف اپنے حصے کا پانی مانگا تھا- پنجاب اپنے حصے کا پانی منگلا میں ذخیرہ کرلے تو سندھ اس پانی سے حصہ طلب نہیں کرے گا-

حکومت سے مدد کی توقع نہیں

مسلم لیگ پنجاب کے صدر چوہدری پرویز الٰہی کی زیر صدارت ڈویژنل اجلاسوں میں مسلم لیگ میں رکنیت سازی، خالی عہدے پر کرنے، ڈویژن کی سطح پر جماعتی کیڈر کی تشکیل وغیرہ کا فیصلہ کیا گیا ہے- تین روزہ مشاورتی اجلاسوں کے اختتام پر بریفنگ میں کہا گیا ہے کہ مسلم لیگ میں صوبہ بھر میں تنظیم نو کا عمل شروع کیا جا رہا ہے- لاہور، گوجرانوالہ اور راولپنڈی ڈویژن کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے چوہدری پرویز الٰہی نے کہا کہ ہمیں حکومت سے مدد کی توقع کرنے کی بجائے اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہونا پڑے گا-

مسلم لیگ کے تمام دھڑے متحد ہو جائیں گے

مسلم لیگ (جونیجو) کے سیکرٹری جنرل اقبال احمد خان نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کے تمام دھڑوں کو متحد کرنے کے لئے 3 جون کو لاہور میں اجلاس ہوگا- جس کی میزبانی پیر پگارا کریں گے- یہ اجلاس نو گروپوں کو یکجا کرنے کی ایک نکاتی ایجنڈے پر غور کرے گا- امید ہے تمام دھڑے متحد ہو جائیں گے-

پولیس کو ہمیشہ عوام کے خلاف استعمال کیا گیا

وفاقی وزارت قانون وانصاف کے زیراہتمام پولیس اور انسانی حقوق کے حوالہ سے منعقدہ سیمینار کے تیسرے روز پولیس اور شہریوں کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ جب ریاست پولیس کو سیاسی مخالفین کو گلی بازاروں میں گھمانے کا کام لے گی تو عوام میں پولیس کے خلاف نفرت ہی پیدا ہوگی- نئی نسل کے ذہنوں میں پولیس کے بارے میں منفی تاثر پیدا کیا گیا ہے-

پاکستان کی جوابی ایٹمی جنگی مشقیں

پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ اس کی مسلح افواج کی بھی جنگی مشقیں شروع کرنے والی ہے- جن میں ایٹمی اور کیمیائی اسلحہ سے بچاؤ کو اولیت حاصل ہوگی- وائس آف جرمنی کے مطابق یہ جنگی مشقیں چند ہفتوں تک شروع کی جائیں گی-

حکومت کا اصلی ایجنڈا

پاکستان کے مختلف حلقوں نے حکومت کی طرف سے میٹرک کے تعلیمی نصاب سے قرآنی آیات اور ناظرہ قرآن کے اخراج کے فیصلے کی پر زور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ سود کو جاری رکھنے کا عندیہ دے کر اور قرآنی آیات کو خارج کر کے حکومت اپنے اصلی ایجنڈے کو سامنے لا رہی ہے- قوم ایسے غلط فیصلوں کی مزاحمت کرے گی-

گاڑی برائے فروخت

650 سی-سی سوزوکی کار 94 ماڈل جاپانی- بلیو میٹلک کلر- اے سی 5 سپیڈ اچھی حالت میں فروخت کے لئے موجود ہے- فون 214214-213699

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس

یادگار روڈ ربوہ

فون 213158

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن

فون آفس 212764 ☆ گھر 211379

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی-/50 روپے- بڑی-/200 روپے

تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

04524-212434 Fax:213966

بچیوں کے لئے ملبوسات کی کٹائی- سلائی- کڑھائی نیز مکرامے، پھول اور فیبرک پینٹس سکھانے کا منفرد مرکز

مناسب فیس- بہترین کارکردگی

اے ون انڈسٹریل ہوم

(دو سال سے مصروف عمل)

داخلے جاری ہیں-

42/19 قصر ابیض دارالرحمت وسطی ربوہ فون 212699

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

مخملا اصفہان شجرکار و بیجی ٹیبل ڈائز- کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:mobi-k@usa.net

محلولات کے بارے آپ اپنی گاڑی کے انجن اور گیئر بکس کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں

LIQUI MOLY

A German Product

ایم-او-ایس-ٹو اینٹی فیکشن MOS2 ANTIFRICTION

- پیٹرول، ڈیزل اور موٹر آئل کا خرچ کم کرتا ہے۔
- اچانک انجن کے جام ہونے کا خطرہ ختم ہو جاتا ہے۔
- پچاس فیصد انجن کے پرزوں کی رگڑ ھائی میں کمی پیدا کرتا ہے اور انجن کے شور میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

ڈیزل سسٹم کلینر DIESEL SYSTEM CLEANER

- انجیکٹر ٹپس کو جام ہونے سے روکتا ہے۔
- اس کیمیکل کے استعمال سے آپ انجن کو 30,000 کلومیٹر تک بحفاظت چلا سکتے ہیں
- ڈیزل پمپ، نوزل اور ہیٹر کو کھلوانے یا تبدیل کرانے کی ضرورت نہیں۔
- انجن کی تھرتھراہٹ کو ختم کرتا ہے اور ڈیزل کو 99.9 جلنے میں مدد دیتا ہے۔

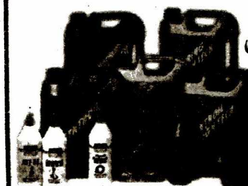

Synthoil High Tech - 5 - W40 HD 15000 km
MOS2 Lechtlauf -10 W - 40 HD 12000 km
Turning High Tech 15 W 40 HD 10000 km

Environmental Protection

Has Top Priority At LIQUI MOLY

A WAR AGAINST POLLUTION

9/224 Ferozpur Road, Muslim Town More, Lahore 54600 Pakistan

Fifty + Lubrication Motor Oil

Ph: 92-42- 756 6360
Fax: 92-42- 755 3273
E-mail: flmaisa@wol.net.pk

روزنامہ الفضل

CPL 61